40299-کیا مسافر اپنے گھر میں نماز قصر ادا کرے یا کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنی چاہیے ؟

سوال

اگر میں کسی شہر میں دوران سفر موقت اقامت اختیار کروں تو کیا اپنے گھر میں نماز قصر کر کے ادا کرنی افضل ہے یا کہ میں مسجد میں نماز باجماعت اور پوری ادا کروں ؟

پسندیدہ جواب

نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے، بغیر کسی عذر کے مسلمان شخص نماز باجماعت ترک نہیں کر سکتا، کتاب و سنت سے اس کے دلائل بیان کیے جا چکے ہیں، آپ سوال نمبر (8918) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس بنا پر آپ کو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنی چاہیے، اور اگر امام مقیم ہو (یعنی مسافر نہ ہو) تو آپ اس کے ساتھ مکمل نماز ادا کرینگے، قصر نہیں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

مثلا اگر کوئی انسان جدہ کا سفر کرے تو کیا اسے نماز قصر کرنے کا حق حاصل ہے، یا کہ وہ مسجد میں نماز باجماعت ضرور ادا کرے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

" اگر تو مسافر راستے میں ہو تو پھر کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وہ شہر میں پہنچ گیا ہو تو پھر وہ اکیلا نماز ادا نہ کرے، بلکہ اسے لوگوں کے ساتھ مکمل نماز ادا کرنا ہوگی، لیکن اگر وہ راستے میں اکیلا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو سفر میں اکیلے نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور وہ چار رکعتی نماز قصر کر کے دو رکعت ادا کرے " اھ

دیکھیں : مجموع فتاوی و مقالات متنوعۃ للشیخ عبد العزیز بن باز (297/12).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا کہ :

مسافر کی نماز کب اور کیسے ہوگی ؟

تو شیخ کا جواب تھا :

" اپنے شہر سے نکلنے کے وقت سے لیکر واپس آنے تک مسافر کے لیے نماز دو رکعت ہے، کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قول ہے :

" ابتدا میں نماز دو رکعت فرض کی گئی تھی، تو یہ سفر کی نماز مقرر کر دی گئی، اور حضر میں مکمل کر دی گئی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1090) صحیح مسلم حدیث نمبر (685).

اور ایک روایت میں ہے کہ :

"اور حضر کی نماز زیادہ کر دی گئی"

اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف گئے تو واپس آنے تک دو دو رکعت نماز ادا کی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1081) صحیح مسلم حدیث نمبر (693).

لیکن اگر وہ امام کے ساتھ نماز ادا کرے تو پوری نماز ادا کرتا ہوا چار رکعت پڑھے گا چاہے اس نے امام کے ساتھ ابتدا سے نماز پالی یا پھر کچھ رہ گئی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے :

"جب تم اقامت سنو تو نماز کی طرف جاؤ اور تم پر وقار اور سکون ہونا چاہیے، تم جلدی بازی نہ کرو، جو ملے وہ ادا کر لو، اور جو رہ جائے وہ مکمل کر لو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (636) صحیح مسلم حدیث نمبر (602).

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان :

"جو پالو وہ ادا کرو، اور جو رہ جائے وہ مکمل کرو"

کا عموم ان مسافروں کو بھی شامل ہے جو چار رکعت پڑھانے والے امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا :

جب مسافر اکیلا ہوتا ہے تو وہ دو رکعت کیوں ادا کرتا ہے، اور جب مقیم کے پیچھے نماز ادا کرے تو چار رکعت کیوں ادا کرتا ہے ؟

تو ان کا جواب تھا :

"یہ سنت ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (688) مسند احمد حدیث نمبر (1865).

اور مسافر سے نماز باجماعت کی ادائیگی ساقط نہیں ہوتی؛ کیونکہ اللہ تعالی نے تو قتال اور لڑائی کی حالت میں بھی نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور جب آپ ان میں ہوں اور ان کے لیے نماز کھڑی کرو تو آپ کے ساتھ ایک گروہ نماز ادا کرے، اور چاہیے کہ وہ اپنا اسلحہ ساتھ رکھیں، اور جب وہ سجدہ کر لیں تو وہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آ جائیں، اور پھر وہ گروہ آئے جس نے نماز ادا نہیں کی تو وہ آپ کے ساتھ نماز ادا کرے }.النساء (102).

اس بنا پر اگر مسافر اپنے شہر کے علاوہ کسی دوسرے شہر میں ہو تو اس کے لیے اذان سننے کے بعد مسجد میں نماز با جماعت ادا کرنے کے لیے حاضر ہونا واجب ہے، لیکن اگر مسجد دور ہو، یا پھر اس کی رفاقت فوت ہونے کا خدشہ ہو، کیونکہ عمومی دلائل اذان یا اقامت سننے والے پر نماز با جماعت ادا کرنے پر دلالت کرتے ہیں " اھ

دیکھیں : مجموع فتاوی و رسائل الشیخ ابن عثیمین (252/15).

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا :

اگر میں سفر میں اذان سنوں تو کیا میرے لیے مسجد میں نماز ادا کرنا واجب ہے، اور اگر میں اپنی جگہ پر ہی نماز ادا کروں تو کیا اس میں کچھ ہے ؟

اور اگر سفر کی مدت مسلسل چار یوم ہو تو کیا میں نماز قصر کروں یا کہ مکمل ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

" اگر آپ اپنے پڑاؤ والی جگہ پر ہوں اور اذان سنیں تو آپ پر مسجد میں حاضر ہونا واجب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت ترک کرنے کی اجازت طلب کرنے والے شخص کو فرمایا تھا :

" کیا تم اذان سنتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا : جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو پھر اسے قبول کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (653).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" جس نے اذان سنی اور وہ نہ آیا تو بغیر عذر کے اس کی نماز ہی نہیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (217) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور کوئی ایسی دلیل نہیں جو اس حکم سے مسافر کی تخصیص پر دلالت کرتی ہو، لیکن اگر آپ کے مسجد جانے میں کوئی سفری مصلحت فوت ہونے کا خدشہ ہو، مثلا آپ کو آرام اور نیند کے محتاج ہوں اور اپنے پڑاؤ والی جگہ ہی نماز ادا کرنا چاہیں تا کہ سو سکیں، یا پھر خدشہ ہو کہ اگر آپ مسجد جائیں تو امام نماز دیر سے کھڑی کرے اور آپ سفر کرنا چاہیں، اور فلائٹ نکلنے کا خدشہ ہو وغیرہ ذالک.

دیکھیں : مجموع فتاوی و رسائل للشیخ ابن عثیمین (422/15).

واللہ اعلم.